سلام

یہ بھری جوانی میں کس کا چاند ڈوبا ہے
کربلا لرزتی ہے، آسمان ہلتا ہے

نزع میں علی اکبر کروٹیں بدلتے ہیں
عرش کے مُسافر کا خاک پر بسیرا ہے

شاہ کیسے پہنچینگے بیٹے کے جنازے پر
روشنی نہیں کوئی دور تک اندھیرا ہے

غم کی بھی نہیں فرصت کشمکش کی منزل میں
نوجواں کی میّت ہے اور باپ اکیلا ہے

لاش نوجوانی کی دوش پر بُڑھاپے کے
ٹھوکریں ہیں مولیٰ ہے گھر کا دُور رستہ ہے

صبر ہی نہیں آتا بیقرار ہے زینبؑ
آنسوؤں کے روکے سے اور دل دھڑکتا ہے